

غزہ ہیومنٹیرین فاؤنڈیشن: مظالم میں شریک اور اسرائیل کی بحیثیت مقبوضہ طاقت ذمہ داریوں کی تخریب

غزہ ہیومنٹیرین فاؤنڈیشن (GHF)، جو فروری 2025 میں اسرائیل اور امریکہ کی حمایت سے قائم کی گئی تھی، کا مقصد غزہ کی پٹی میں انسانی امداد کی تقسیم تھا، جبکہ اسرائیل کی 11 ہفتوں کی ناکہ بندی نے غزہ کے 2.3 ملین رہائشیوں میں سے 80 فیصد سے زائد کو قحط کے دہانے پر پہنچا دیا، جیسا کہ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ کاری انسانی امور (OCHA) نے جون 2025 میں رپورٹ کیا۔ تاہم، GHF کے آپریشنز نے شہریوں کو تباہ کن نقصان پہنچایا، غزہ کے وزارت صحت اور آزاد گواہوں کے مطابق مئی 2025 سے اس کے امدادی تقسیم کے مقامات پر 613 سے زائد فلسطینی ہلاک اور 4,200 زخمی ہوئے ہیں۔ یہ واقعات، جو اسرائیل کے کنٹرول میں فوجی علاقوں میں پیش آئے اور مسلح نجی سیکورٹی ٹھیکیداروں کو شامل کیا، نے 170 سے زائد انسانی ہمدردی کی تنظیموں، بشمول انٹرنیشنل اور ڈاکٹر زود آؤٹ بارڈرز، کو GHF کو ”موت کا جال“ اور بین الاقوامی انسانی قانون (IHL) کی خلاف ورزی قرار دینے پر مجبور کیا۔ یہ مضمون دلیل دیتا ہے کہ GHF ایک دہشت گرد تنظیم ہے اور جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم، اور نسل کشی میں شریک ہے، جبکہ IHL کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ اسرائیل کی غزہ میں مقبوضہ طاقت کے طور پر ذمہ داریوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے، جنہیں GHF کمزور کرتی ہے، اور مجاز حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ GHF کو نامزد sheikh zayed road، ممنوعہ قرار دیں، اس پر پابندی لگائیں، اور اس کے عہدیداروں اور نمائندوں کے لیے بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کے پراسیکیوٹر سے ابتدائی سماعت چیمبر سے گرفتاری کے وارنٹ کی درخواست کریں۔

I. اسرائیل کی مقبوضہ طاقت کے طور پر ذمہ داریاں

اسرائیل کو غزہ کی پٹی میں مقبوضہ طاقت کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، باوجود اس کے کہ 2005 میں اس نے انخلاء کیا، کیونکہ اس کا غزہ کی سرحدوں، فضائی حدود، سمندری حدود، اور ضروری خدمات پر مؤثر کنٹرول ہے، جیسا کہ بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) نے 2004 میں دیوار کی تعمیر کے قانونی نتائج پر اپنی مشاورتی رائے اور بعد کے اقوام متحدہ کے رپورٹس میں تصدیق کی۔

1907 کے ہیگ ضوابط، 1949 کی جنیوا کنونشنز، اور 1977 کا اضافی پروٹوکول I اسرائیل کی مقبوضہ طاقت کے طور پر ذمہ داریوں کو بیان کرتا ہے، جن میں شامل ہیں:

1. شہریوں کا تحفظ: چوتھے جنیوا کنونشن (GCIV) کے آرٹیکل 4 میں محفوظ افراد کو مقبوضہ طاقت کے کنٹرول میں موجود شہریوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ آرٹیکل 27 اسرائیل کو پابند کرتا ہے کہ وہ انسانی سلوک کو یقینی بنائے، فلسطینیوں کو تشدد سے بچائے، اور ان کی حفاظت کو یقینی بنائے۔ GHF کے مقامات پر منظم قتل—17 جون 2025 کو خان یونس میں 59 اور 16 جون 2025 کو رفح کے قریب 37—اس ذمہ داری کی خلاف ورزی کرتے ہیں، کیونکہ اسرائیل کا GHF کے ساتھ تعاون شہریوں کو مہلک نقصان کے خطرے میں ڈالتا ہے۔

2. انسانی امداد تک رسائی: GCIV کا آرٹیکل 55 اسرائیل سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مقبوضہ آبادی کو خوراک اور طبی سامان کی فراہمی کو یقینی بنائے، جبکہ آرٹیکل 59 غیر جانبدار تنظیموں کی طرف سے امداد کی سہولت فراہم کرنے کا پابند کرتا ہے۔ 11 ہفتوں کی ناکہ بندی، جس نے غزہ کے 80 فیصد باشندوں کے لیے قحط کے درجے کی بھوک کا باعث بنا (OCHA، جون 2025)، اس فرض کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے امدادی اور کام ایجنسی (UNRWA) کو GHF کے چار فوجی مقامات سے تبدیل کر کے، اسرائیل محفوظ امداد کی ترسیل میں رکاوٹ ڈالتا ہے، جو اضافی پروٹوکول I کے آرٹیکل 8(c) کی خلاف ورزی کرتا ہے، جو انسانی ہمدردی کے آپریشنز کی حفاظت کرتا ہے۔

3. اجتماعی سزا کا منع ہونا: GCIV کا آرٹیکل 33 اجتماعی سزا کو ممنوع قرار دیتا ہے، بشمول ایسی تدابیر جو شہریوں کو ان کے نہ کیے گئے اعمال کے لیے نقصان پہنچاتی ہیں۔ ناکہ بندی اور GHF کے مہلک آپریشنز، جو امداد کو محدود کرتے ہیں اور امداد کے متلاشیوں کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں، اجتماعی سزا کا تشکیل دیتے ہیں، جیسا کہ اقوام متحدہ کے خصوصی رپورٹر برائے حق خوراک نے جون 2025 میں نوٹ کیا۔

4. عوامی صحت اور فلاح و بہبود: GCIV کا آرٹیکل 56 اسرائیل کو عوامی صحت اور حفظان صحت کو برقرار رکھنے، مقامی حکام کے ساتھ تعاون کر کے بھوک اور بیماریوں کو روکنے کا پابند کرتا ہے۔ GHF کا ناکافی امدادی نظام، جو UNRWA کے جامع امداد کے مقابلے میں غیر واضح ”کھانوں“ کی تقسیم کرتا ہے، غزہ کے قحط کے بحران کو مزید گہرا کرتا ہے، اس فرض کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

5. عدم امتیازی سلوک اور غیر جانبداری: IHL، بشمول جنیوا کنونشنز کے مشترکہ آرٹیکل 3، شہریوں کے ساتھ غیر جانبدارانہ سلوک کا تقاضا کرتا ہے۔ GHF کا اسرائیل کے سیکورٹی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگی—اقوام متحدہ کے نظام کو

نظر انداز کر کے نام نہاد حماس کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنا۔ غیر جانبداری کو کمزور کرتا ہے، جو جنرل اسمبلی کی قرارداد 182/46 (1991) کے غیر جانبداری اور انسانیت کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

اسرائیل کی ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکامی، جو GHF کی حمایت سے مزید بگڑ گئی، شہریوں کو نقصان اور بھوک کی سہولت دیتی ہے، IHL کی خلاف ورزی کرتی ہے اور مظالم کو ممکن بناتی ہے۔ اسرائیل کے کنٹرول کے تحت GHF کے آپریشنز، دونوں لو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیوں میں ملوث کرتے ہیں۔

II. GHF بطور دہشت گرد تنظیم

دہشت گردی، جیسا کہ اقوام متحدہ کی سیکوریٹی کونسل کی قرارداد 1566 (2004) میں بیان کیا گیا ہے، میں ایسی حرکتیں شامل ہیں جن کا مقصد آبادی کو دہشت زدہ کرنے یا عمل پر مجبور کرنے کے لیے شہریوں کو موت یا سنگین جسمانی نقصان پہنچانا ہے، جبکہ 1999 کی دہشت گردی کے مالی تعاون کے خاتمے کی بین الاقوامی کنونشن (آرٹیکل 2) ایسی کارروائیوں کو شامل کرتی ہے جو عوام میں خوف پیدا کرتی ہیں۔ GHF کے آپریشنز ان معیارات کو پورا کرتے ہیں۔ اس کے چار تقسیم کے مقامات، جو فوجی علاقوں میں واقع ہیں، مایوس شہریوں کو ایسے علاقوں کی طرف راغب کرتے ہیں جہاں وہ اسرائیلی فوجیوں یا GHF کے مسلح ٹھیکیداروں سے مہلک قوت کا سامنا کرتے ہیں۔ رپورٹس میں 613 اموات اور 4,200 زخمیوں کی دستاویز کی گئی ہے، جن میں خان یونس میں 59 قتل اور رخ کے قریب 37 قتل شامل ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے حوالے سے ایک سابق ٹھیکیدار کی گواہی کا دعویٰ ہے کہ GHF کے محافظوں نے ہجوم پر گولی چلائی، جو براہ راست ملوث ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ غزہ کے قحط کے بحران کے درمیان تشدد کا یہ نمونہ فلسطینیوں کو ڈراتا ہے، امداد کی تلاش کو روکتا ہے اور اسرائیل کے کنٹرول کو مضبوط کرتا ہے، جو قرارداد 1566 کے دہشت گردی کی تعریف کے مطابق ہے۔

III. جنگی جرائم میں شریک

روم سٹیٹ کے آرٹیکل 8 کے تحت جنگی جرائم میں مسلح تنازعات کے دوران جان بوجھ کر قتل اور شہریوں پر حملے شامل ہیں۔ جینیوا کنونشنز کے مشترکہ آرٹیکل 3، اسرائیل-حماس جیسے غیر بین الاقوامی تنازعات میں شہریوں کے خلاف تشدد کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ GHF کے فوجی مقامات، جو اسرائیلی افواج کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، ایسی خلاف ورزیوں کو ممکن بناتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کی رپورٹ کے مطابق، ہاریٹز کی تحقیقات کے مطابق اسرائیلی فوجیوں کو غیر مسلح امداد کے متلاشیوں پر گولی چلانے کا حکم دیا گیا تھا، اور GHF کی 613 اموات کے باوجود مقامات کو منتقل نہ کرنے کی ناکامی شراکت داری کو ظاہر کرتی

ہے۔ شہریوں پر حملوں کی سہولت دے کر، GHF روم سٹیٹ کے آرٹیکل 25(3)(c) کے تحت جنگی جرائم میں مدد اور اشتراک کرتی ہے، جو اداروں کو جان بوجھ کر خلاف ورزیوں میں مدد دینے کے لیے ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔

IV. انسانیت کے خلاف جرائم میں شریک

روم سٹیٹ کے آرٹیکل 7 کے تحت انسانیت کے خلاف جرائم میں حملے کے علم کے ساتھ شہریوں کے خلاف وسیع یا منظم حملے کے حصے کے طور پر قتل، خاتمہ، اور غیر انسانی اعمال شامل ہیں۔ GHF کے مقامات پر 613 اموات، ان کی تکرار اور پیمانے کی وجہ سے ایک منظم حملہ تشکیل دیتی ہیں۔ مہلک زونز میں کام کر کے اور UNRWA کے محفوظ نظام کی جگہ لے کر، GHF جان بوجھ کر قتل (آرٹیکل 7(1)(a)) اور غیر انسانی اعمال (آرٹیکل 7(1)(k)) کی سہولت دیتی ہے۔ اقوام متحدہ کی ”خاتمے“ کے بارے میں انتباہ (آرٹیکل 7(1)(b)) GHF کے غزہ میں 80 فیصد قحط کے خطرے میں کردار کو ان جرائم سے جوڑتا ہے، کیونکہ یہ تکلیف کے حالات کو بڑھاتا ہے۔

V. نسل کشی میں شریک

1948 کی نسل کشی کنونشن نسل کشی کو ایک محفوظ گروپ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیے گئے اعمال کے طور پر بیان کرتی ہے، جس میں قتل (آرٹیکل II(a)) یا جسمانی تباہی کے لیے حالات مسلط کرنا (آرٹیکل II(c)) شامل ہے۔ شراکت داری ایسی کارروائیوں میں علم کے ساتھ مدد دینے سے پیدا ہوتی ہے (آرٹیکل III(e))۔ GHF کے آپریشنز، جو 613 اموات اور 80 فیصد قحط کے خطرے کے درمیان بھوک کو ممکن بناتے ہیں، فلسطینیوں کو تباہ کرنے والے حالات میں حصہ ڈالتے ہیں۔ ICJ کی 2024 میں غزہ میں ممکنہ نسل کشی کے فیصلے سے یہ دعویٰ مضبوط ہوتا ہے۔ شہریوں کو مہلک مقامات پر راغب کر کے اور امداد کو کمزور کر کے، GHF نسل کشی کے اعمال میں مدد دیتی ہے، جو اسے آرٹیکل III(e) کے تحت شریک بناتی ہے۔

VI. GHF بطور موت کا جال اور IHL کی تخریب

GHF کا ماڈل ایک موت کا جال ہے، جو محفوظ، غیر جانبدار امداد کی ترسیل کے لیے IHL کے مینڈیٹس (جنیوا کنونشنز، مشترکہ آرٹیکل 3؛ اضافی پروٹوکول II، آرٹیکل 18) کو کمزور کرتا ہے۔ UNRWA کے 400 محفوظ تقسیم کے مقامات کے برعکس، GHF کے چار فوجی مقامات افراطی کا باعث بنتے ہیں، شہریوں کو نشانہ بازوں اور مسلح ٹھیکیداروں کے سامنے لاتے ہیں۔ فائرنگ کی

رپورٹس، جن میں خان یونس میں 59 اموات اور فرح کے قریب 37 اموات شامل ہیں، این جی اوز کی تنقید اور X پرپوسٹس جو GHF کو "قتل کا زون" قرار دیتے ہیں، اس مہلک ڈیزائن کو اجاگر کرتے ہیں۔ اسرائیل کے سیکورٹی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگی لے کر اقوام متحدہ کے نظام کو نظر انداز کرنا اور نام نہاد حماس کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنا، GHF جنرل اسمبلی کی قرارداد 46/182 (1991) کے غیر جانبداری اور انسانیت کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ یہ تخریب انسانی امداد کو کنٹرول اور نقصان کے ایک میکانزم میں تبدیل کرتی ہے، جو اسرائیل کی قانونی ذمہ داریوں اور بین الاقوامی انسانی اصولوں کو کمزور کرتی ہے۔

VII. سوئٹزرلینڈ میں GHF کی قانونی تباہی

غزہ ہیومنٹیرین فاؤنڈیشن کی شفافیت اور ادارہ جاتی جواز کی کمی کو مزید اس وقت تصدیق ملی جب سوئس فیڈرل سپروائزری اتھارٹی برائے فاؤنڈیشنز (ESA) نے 2 جولائی 2025 کو جینیوا میں رجسٹرڈ GHF کی شاخ کے خلاف تصفیہ کے عمل کا آغاز کیا۔ ESA نے سوئس فاؤنڈیشن قانون کی متعدد خلاف ورزیوں کا حوالہ دیا، جن میں شامل ہیں: - سوئٹزرلینڈ میں مقیم بورڈ ممبر کا دستخطی اختیار کے ساتھ نہ ہونا، - قانونی طور پر مطلوبہ تین سے کم بورڈ ممبرز، - سوئس بینک اکاؤنٹ یا درست ایڈریس کا نہ ہونا، - ایک منظور شدہ آڈیٹنگ باڈی کی غیر موجودگی۔

GHF نے تسلیم کیا کہ اس کی سوئس شاخ ایک غیر فعال ہنگامی ادارہ تھی جو کبھی سوئٹزرلینڈ میں سرگرمیاں نہیں کرتی تھی اور اس نے تصدیق کی کہ یہ آپریشنل طور پر امریکہ (ڈیلاویئر) میں مقیم ہے۔ ESA نے سوئس آفیشل گزٹ آف کامرس میں 30 دن کا تحلیل نوٹس شائع کیا۔ مئی 2025 میں، TRIAL International، جینیوا میں مقیم ایک قانونی این جی او، نے دور رسمی درخواستیں دائر کیں جن میں تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا کہ آیا GHF کے آپریشنز نے سوئس قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی کی، غیر جانبداری اور بے لاگ پن کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے۔

GHF کی ساختی عدم تعمیل کسی بھی نیک نیتی کے مفروضے کو ختم کرتی ہے۔ بین الاقوامی انسانی قانون اور سوئس ریگولیٹری رژیم کے مطابق، ادارہ جاتی جواز - شفاف گورننس، مقامی نگرانی، اور جوابدہی کے ذریعے ثابت - قانونی انسانی آپریشنز کے لیے ایک شرط ہے۔ GHF کی ان معیارات کو پورا کرنے میں مکمل ناکامی اس قابل رد مفروضے کو سہارا دیتی ہے کہ یہ ایک بد نیتی یا ریاستی آلہ کار ادارہ ہے جو غیر جانبدار امداد کی ترسیل کو سبوتاژ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

VIII. عمل کے لیے کال

1. **مجاز حکام کی طرف سے نامزدگی، پابندی، اور پابندیاں**

- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی: قرارداد 377A ("امن کے لیے متحد") کا حوالہ دیتے ہوئے، جنرل اسمبلی کو ایمرجنسی خصوصی سیشن 10 کو دوبارہ طلب کرنا چاہیے تاکہ GHF کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا جائے اور اثاثوں کی منجمدگی، سفری پابندیوں، اور فنڈنگ کے ممنوعہ کے لیے دباؤ ڈالا جائے۔ اس کے لیے دو تہائی اکثریت درکار ہے، جو غزہ کے جنگ بندی کے لیے حمایت کو دیکھتے ہوئے قابل حصول ہے۔
- قومی حکومتیں: ریاستیں—خاص طور پر عرب لیگ، افریقی یونین، اور عالمی جنوب میں—GHF کو قومی انسداد دہشت گردی کے قوانین کے تحت انفرادی طور پر دہشت گرد ادارہ قرار دیں، اس کے اثاثوں کو منجمد کریں، اور تعاون پر پابندی لگائیں۔ اس کے سابقہ نمونوں میں ISIL سے متعلقہ اداروں کی یکطرفہ نامزدگی شامل ہے۔
- علاقائی ادارے: یورپی یونین، عرب لیگ، اور افریقی یونین کو اپنے پابندیوں کے میکانزم کا فائدہ اٹھانا چاہیے، جیسے کہ 2022 کے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے ویٹو کے بعد شمالی کوریا پر یورپی یونین کی پابندیوں کی نقل کرنا۔

2. ICC میں فوجداری جوابدہی

ICC کے پراسیکیوٹر کو روم سٹیٹ کے آرٹیکل 58 کے تحت GHF کی قیادت، بورڈ ممبرز، اور امدادی مقامات پر مہملک آپریشنز سے منسلک سیکورٹی ٹھیکیداروں کے لیے گرفتاری کے وارنٹ کی درخواست کرنی چاہیے۔ اس کے بنیادیں شامل ہیں:

○ آرٹیکل 25(3)(c): جنگی جرائم میں مدد اور اشتراک،

○ آرٹیکل 7: انسانیت کے خلاف جرائم،

○ آرٹیکل 6 + نسل کشی کنونشن کا آرٹیکل III(e): نسل کشی میں شراکت داری۔

فلسطین کی 2015 سے ICC کی رکنیت غزہ پر دائرہ اختیار قائم کرتی ہے۔ جون 2025 میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کونسل کی قرارداد، جو امدادی مقامات پر ہلاکتوں کی تحقیقات کا مطالبہ کرتی ہے، پراسیکیوٹر کی کارروائی کے لیے مزید بنیادیں فراہم کرتی ہے۔

نتیجہ

غزہ کے مقبوضہ طاقت کے طور پر، اسرائیل ہیگ ضوابط، جنیوا کنونشنز، اور اضافی پروٹوکول I سے پابند ہے کہ وہ شہریوں کی حفاظت کرے، انسانی رسائی کو یقینی بنائے، اور اجتماعی سزا کو روکے۔ اسرائیل کی رابطہ کاری کے تحت GHF کے آپریشنز نے

613 سے زائد اموات کا باعث بنا اور غزہ کے 80 فیصد سے زائد باشندوں کو متاثر کرنے والے قحط کے درجے کی بھوک میں حصہ ڈالا۔ یہ اقدامات دہشت گردی (اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قرارداد 1566)، جنگی جرائم (روم سٹیٹ کا آرٹیکل 8)، انسانیت کے خلاف جرائم (آرٹیکل 7)، اور نسل کشی (نسل کشی کنونشن کا آرٹیکل II) کی تشکیل کرتے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں GHF کی قانونی تباہی اس کی جوازیت کے کسی بھی بیانے کو مزید توڑ دیتی ہے۔ بین الاقوامی برادری کو فیصلہ کن طور پر عمل کرنا چاہیے: GHF کو نامزد کیا جائے، اس پر پابندی لگائی جائے، اس پر پابندیاں عائد کی جائیں، اور اس کے رہنماؤں کو فوجداری طور پر جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ UNRWA کے مرکزی انسانی کردار کی بحالی غزہ کے شہریوں کی حفاظت اور بین الاقوامی قانون کو برقرار رکھنے کے لیے ناگزیر ہے۔